مفید العورات

حسب ہدایت سراپا افادت جناب خداوند نعمت
فیاض زمان عادل دوران جناب ولیم میور صاحب بہادر
لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی
ساول داس مدرس درجہ ہفتم گورنمنٹ ہائی
اسکول کانپور نے
تالیف [illegible]
[illegible]
[illegible]
ممالک مغربی و شمالی کے

الہ آباد
گورنمنٹ پریس میں طبع ہوئی

دفعہ دوم ۲۰۰۰ جلد سنہ ۱۸۷[illegible]ع
قیمت فی جلد ۴ر

[illegible] Edition 2,000 Copies
Price per Copy, 4 Anas.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے لائق وہی خالق ہی کہ جسنے اپنی حکمت کاملہ سے انسان کو جوہر
علم کا عطا فرمایا کہ جسکے ذریعہ سے ہزارون کوس دور بیٹھے ایک دوسرے کے
حال سے مطلع ہو جاتا ہی اور درود بیشمار اوس رسول مقبول کو سزاوار ہی کہ
جنکی ہدایت سے گمراہون نے نجات پائی اور ابتک وہی طریقہ نظر آتا ہی بعد اسکے
یہہ ہیچمدان سانول داس مدرس درجہ ہفتم کالیبٹ چرچ اسکول کا [illegible]
شائقان قصہ ہای دلچسپ کے التماس کرتا ہی کہ اس زمانے مین جناب خداوند نعمت
فیاض عالمیان عادل زمان جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر نے توجہ تمام بارہ
تعلیم لڑکیون کے باقتضاء مصلحت اور نفع عام کے مبذول فرمائی ہی اور اکثر
اشخاص نے اس قبیل کے قصے اور حکایات عجیبہ لکھکر گذرانے اور بمقتضائے
قدردانی کے مورد انعام ہوئے بنظر اسکے بعض دوستون نے کمترین

سے فرمایش کی کہ اگر کوئی قصہ مرغوب عبارت سلیس مین لڑکیون کے
پڑھنے کیواسطے تالیف کیا جاوے تو بہت مناسب ہی اگرچہ اس احقر کو شعور
تالیف اور انصرام ایسے امور کی نہ تھی لیکن بپاس خاطر احباب کے اس قصہ
کو قلم بند کیا چونکہ خطا اور لغزش لازمہ بشریت سے ہی اس واسطے امید
یہہ ہی کہ ارباب تحقیق میری کم بضاعتی پر نظر فرما کے معاف کرین اب
آغاز داستان ہی اوس قصہ کا بیان ہی سنا چاہیئے کہ
ہندوستان مین ایک زمیندار پرتاب سنگھ نامے مال و دولت سے مالامال اور جاہ و
حشمت سے نہال تھا اسکی دو لڑکیان تھین ایک کا نام کنولاوتی اور دوسری
کا نام پاربتی دونون حسن و جمال مین بے نظیر خوبصورتی مین بدر منیر اونکے
وصف مین زبان ناطقہ لال ہی تعریف کرنا بہت محال ہی اوس زمیندار کی
خوش قسمتی سے جورو بھی ماہ طلعت عالی فطرت علم فارسی اور سنسکرت مین
یکتاے روزگار بڑی عقلمند اور سلیقہ شعار تھی مگر سواے ان دو بیٹیون کے اولاد اور
نتھی انھین دو سے اونکا گھر روشن تھا انھین دو پھولون سے صحن خانہ گلشن بنا تھا
چونکہ مان اونکی نہایت دانشمند دوربین تھی اوسنے چاہا کہ یہہ دونون
پڑھ جائین علم سے فائدہ پائین اونکو پڑھنے لکھنے کی رغبت دلائی

سی اونچ نیچ سمجھائی بڑی لڑکی کنولاوتی کہ اوسکے چہرے سے آثار دانشمندی نمایان
تھی ماں کی بات دل لگا کر سنا کرتی اوسکی نصیحت پر اپنا کان دھرتی اور
لڑکی پاربتی اوسکو سوا کھیل کود کے کوئی کام نہین بھاتا تھا ہر چند
ماں اوسکی از راہ شفقت کے اوسکو سمجھاتی وہ اوسکے کہنے کو ہر گز خیال
مین نہ لاتی الحاصل بڑی لڑکی نے ١٤ چودہ برس کے سن مین خوب علم
تحصیل کیا ماں باپ نے اس خوشی مین ایک جلسہ قرار دیا غریبون محتاجون
کو خیرات سے مالا مال کیا جسنے جو کچھ مانگا اوسکو وہی دیا آخر کو رفتہ رفتہ
شہر کنولاوتی کی لیاقت کا زبان زد خلائق ہوا بڑے بڑے زمیندارون
کے پیغام شادی کے آنے لگے مگر اوسکے ماں باپ کی یہہ مرضی
تھی کہ جس زمیندار کے دو بیٹے ہون تو اون دونون کے ساتھ اپنی
ان دونون بیٹیون کی شادی کردون اتفاقاً ایک زمیندار تھا کہ اوسکے
دو لڑکے تھے اور وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ جس گھر مین دو لڑکیان ہون اونھین
دونون کے ساتھ ان دونون لڑکون کو کتخدا کردون اوسنے یہہ خبر سنکر فوراً
آدمی روانہ کیا اور اپنے لڑکے کے بہت سے تحفے اور عمدہ چیزین بھیجکر
پیغام شادی کا دیا چونکہ پرتاب سنگھ مدت سے یہی تمنا رکھتا تھا اس

بات کو غنیمت سمجھکر کمال رضامندی سے قبول کر کے درمیانی کو بہت کچھ
انعام دیکر رخصت کیا پھر ایک تاریخ اچھی اور مبارک شادی ہونیکی
مقرر کی الغرض تاریخ معہودہ پر دونون لڑکون کی شادی کردی
کنولاوتی کے باپنے بقدر اپنی حیثیت کے اسباب اور جہیز اور اوسکے ساتھ
ایک گانون بھی دیا کہ اس جائداد کے ملنے سے اونکا کاروبار اور بھی رونق
پکڑگیا بعد ادا ہونے رسوم معمولی کے دونون شخص اپنی اپنی دولہنو
کو ہمراہ لیکر اپنے وطن کو روانہ ہوئے اور خیر و خوبی سے اپنے گھر پہونچے
اور وطن مین پہونچکر ایک محفل عظیم جمع کی اور سب عزیز اور اقربا کی عزت
کی فقیرون مفلسونکو خیرات دی پھر دونون کنور اپنے اپنے محل مین رہنے
لگے کنولاوتی کی طبیعت جب خالی بیٹھے بیٹھے گھبراتی تو کتابون
کی سیر کرتی اور قصے دلچسپ پڑھکر اپنے دلکو بہلاتی اور ہمسایونکو بھی
سناتی ہر وقت اوسکے پاس محلہ کی دس پانچ عورتون کا مجمع رہتا اور
اوسکی صحبت سے نہایت محظوظ ہوتی تھین جب کبھی اوسکے ماں
باپ کا خط آتا نہایت تعظیم سے اوسکو اپنے سر پر رکھتی اور پڑھکر جواب
اوسکا اپنے ہاتھ سے لکھکر روانہ کرتی اور اپنے گھر کا بندوبست جیسا

اور پکایا کرتی اور امور خانہ داری کو بہت سلیقہ سے انجام دیتی اور
عورتوں کا کام بھی خط اور حساب وغیرہ لکھنے سے کر دیا کرتی اور انکو ممنون
احسان کرتی غرض کہ اسکی اوقات بہت خوشی اور چین سے گذرتی اور
چھوٹی بہن اسکی چونکہ علم و ہنر سے بے بہرہ تھی جب تنہائی سے گھبراتی
تو اپنے گھر کو یاد کرکے رویا کرتی اور جب خط والدین کا آتا تو پڑھنے والے
کی محتاج ہوتی اور جب جواب لکھوانا منظور ہوتا تو لکھنے والے کا
احسان اوٹھاتی اس صورت مین اوسکا غنچۂ دل کبھی گُل کی طرح
شگفتہ نہوتا ایک روز کا ذکر ہی کہ کنولاوتی بتقریب ملاقات اپنی چھوٹی
بہن پاربتی کے گھر گئی دونون بہنون مین دیر تک پیار اور اخلاص
کی باتین ہوا کین اور کچھ شکوہ نہ آنے جانے کا بھی درمیان مین
آیا بعد اسکے کنولاوتی نے کہا کہ اے بہن مین تجھکو ملول اور پژمردہ
خاطر پاتی ہون اسکا کیا سبب ہی حالانکہ خدا کے فضل و کرم سے
سب طرح کا سامان موجود اور مہیا ہی پھر کیون افسردہ اور مغموم رہتی
ہی پاربتی بولی کہ آج پر کیا موقوف ہی میرا ہر روز یہی حال رہتا ہی مین
مین کیا کرون اکیلے بیٹھے بیٹھے طبیعت اوکتا جاتی ہی اور کوئی بات

دل کے بہلنے کی نظر نہین آتی کنولاوتی بہت ہنسکر مسکرائی اور جب
ہورہی پاربتی نے متحیر ہو کر پوچھا کہ بہن تو کیون مسکرائی کنولاوتی نے
جواب دیا کہ بہن میرے مسکرانے کا یہہ سبب ہی کہ ہماری تمہاری [illegible]
ہمیشہ ہمین تمھین تحصیل علم کے لیئے تاکید کیا کرتی تھی اور جان و دل سے چاہتی
تھی کہ ہمکو تمکو کچھہ علم و ہنر حاصل ہو جاوے تمنے اوسکے کہنے پر کچھہ
خیال نکیا اور مجھکو اوسکا کہنا اثر کر گیا مین نے کچھہ لکھہ پڑہ لیا اب میری
طبیعت جب گھبراتی ہی تو کتاب کھولکر کوئی قصہ دلچسپ پڑہ کر اپنی طبیعت
کو خوش کر لیتی ہون اور اس شغل سے وحشت تنہائی کی دفع ہو جاتی ہی
پاربتی بولی کہ بہن مین نے یہہ سنا ہی عورتین پڑہنے سے بیوہ ہو جاتی ہین کنولاوتی
نے کہا کہ یہہ بات محض غلط ہی آگے جتنے مونی اور رکھی ہو گئے ہین ان سب
کی لڑکیان پاٹ سالہ مین پڑہنے جاتی تھین اور ایک بڑی دلیل یہہ ہی کہ
اسکو تو بھی خوب جانتی ہی کہ سیتاجی رکمن سکنتلا ستی
نیلاوتی وغیرہ یہہ سب پڑھی ہوئی تھین اور نیلاوتی نے ایک کتاب
علم ریاضی مین بہت خوب تصنیف کی ہی کہ وہ ابتک رائج ہی اور اوسکے
پڑہنے سے ہزارون آدمی فیض اوٹھاتے ہین اور بہت فائدہ پاتے ہین

اور تو غور کر کہ ہندوستان مین جتنی قومین ہین سب اپنی لڑکیون اور
عورتون کو پڑہاتے ہین جیسے بنگالی مرہٹے کشمیری گجراتی مگر یہہ جو ہین
یعنی کھتری برہمن بنیے ٹہاکر یہہ لوگ اپنی نادانی سے اپنی لڑکیون
کو نہین پڑہاتے بلکہ پڑہانیکو عیب جانتے ہین حالانکہ پڑہنا لکھنا
عورتون کا اونکے حق مین بہت مفید ہی اور کئی وجہ سے اونکے لیئے
بہتر ہی اول یہہ کہ جو عورت صاحب علم ہوتی ہی تو وہ یہہ چاہتی ہی
کہ میری اولاد بھی بے علم نرہے اس سببسے اپنی اولاد کے پڑہانے
لکھانے مین بہت کوشش کرتی ہی اور بعض بے عقل ہندوستان
کے اپنی اولاد کو بسبب پیار اور لاڈ کے گھر سے باہر نہین نکلنے
دیتے کہ باہر پھرنے سے آوارہ ہو جائینگے اس سببسے اونمین اکثر عادتین
عورتون کی آجاتی ہین اور طبیعت اونکی کاہل ہو جاتی ہی اور محنت اور
مشقت سے جی چراتے ہین پھر اونکا تعلیم ہونا دشوار ہو جاتا ہی اور وہ
جاہل اور بے تمیز رہجاتے ہین دوسرے یہہ کہ اگر عورت پڑہی ہوئی
ہوگی اور اوسکا خاوند پردیس مین ہی اور اسکو کوئی راز کی بات اوسکو
لکھنا منظور ہوئی تو وہ اپنے ہاتھ سے لکھ بھیجیگی دوسرے شخص کی محتاج

نہو گی اور راز اوسکا دوسرے پر ظاہر نہو گا اسی طرح سے اور بھی فائدے
لکھنے پڑھنے مین بہت ہین کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا تب پاربتی نے
کہا کہ واقعی تمھارے بیان سے لکھنے پڑھنے کے فائدے مجھکو
خوب معلوم ہوئے اب مین پوچھتی ہون کہ میری ہمنشینون اور ہمجولیون
مین سے بھی کوئی عورت پڑھی لکھی ہی کنولاوتی نے جواب دیا کہ ہان اکثر
عورتین ہماری تمھاری ہم صحبتون مین سے پڑھی لکھی ہین اور بسبب علم و ہنر
کے بہت اچھی طرح سے اونکی اوقات بسر ہوتی ہی اگر تو اونکا حال سنے تو بہت
خوش ہوئے پاربتی نے کہا کہ بیان کرو کہ مین بھی سنون کنولاوتی بولی کہ

قصہ رانی روپونتی اور راجہ موہن اوسکے خاوند کا

رانی روپونتی اور راجہ موہن اوسکے خاوند کا قصہ یون نقل کرتے
ہین کہ ایک روز راجہ موہن تعاقب صید شکار مع روپونتی ایک
جنگل مین وارد ہوا اتفاقاً تمام دن شکار کی تلاش مین پھرا کئے
کہین کوئی شکار ہاتھ نہ آیا اور شام ہو گئی اور گھر سے دور پڑے
رات کو گھر تک پہونچنا ممکن نہوا اور رات مین چلنا مناسب نجانا تو دریا کے

کنارا ایک درخت کے نیچے ٹھہر کر بندوق کے توڑے سے
آگ نکال کر کچھ اوجالا کیا اور کھانا جو ساتھ تھا اوسے نوش کرکے
آرام کیا اتنے مین نیند آگئی روپ وتی کو خیال آیا کہ اگر مین بھی سو رہون
تو ایسا نہو کہ کوئی چور عیار سب اسباب لیجاے اس سے
بہتر یہی ہی کہ راجہ کو سونے دون اور مین جاگتی رہون اسبات
پر مستعد ہوکر آپ نہ سوئی اور بیٹھی رہی تھوڑی دیر کے بعد کیا
دیکھتی ہی کہ دریا مین ایک صندوقچہ بہا چلا جاتا ہی اور جانور ان
دریائی آپس مین کہتے ہین کہ اس صندوقچہ مین سواے اور
مال اور اسباب کے دو لعل بھی ہین اور ایسے بیش قیمت ہین کہ جنکے
آگے خراج ہفت اقلیم کا ایک پاسنگ کے برابر ہی اونمین ایسی چمک دمک
ہی کہ رات کو جس گھر مین رکھدئے جائین کچھہ حاجت روشنی اور چراغ
کی نہو روپ وتی نے جب یہہ کلام جانورون کا سنا جرات کو کام فرمایا
اور کپڑے اوتار کے دریا سے صندوقچہ نکال لائی اور کھولا دیکھا
تو حقیقت مین کہنا جانورون کا درست پایا اوس سب اسباب اور
دونون لعلون کو اپنے قبضہ مین کیا جب رات گذر گئی اور صبح ہوئی

پھر وہان سے روانہ ہوئے تمام دن چلتے چلتے گذر گیا مگر گھر تک
نہ پہونچ سکے ناچار پھر جنگل مین ایک درخت کے نیچے ٹھہر رہے راجہ پھر
سو رہا اور رانی جاگتی رہی اور درگاہ خدا مین اپنی اور اپنے راجہ کی
حفاظت کے لیئے دعا کیا کی جب صبح ہوئی پھر اوٹھکر راہی ہوئے خواہش تقدیر
سے رستہ بھول گئے اور ایک غیر ملک مین جا پہونچے دو تین فاقہ
کی بھی نوبت پہونچی تب رانی نے ایک لعل نکالکر راجہ کو دیا اور کہا
کہ اسکو فروخت کرکے کچھ سامان کھانے پینے کا کیا چاہیئے کہ بھوک
کی شدت سے جان ہونٹھون پر آرہی ہی راجہ شہر مین گیا اور ایک
جوہری کو وہ لعل دکھلایا جوہری بولا کہ فی الواقع یہہ لعل بے بہا
ہی اسکی قیمت سوا بادشاہ کے اور کوئی نہین دے سکتا
چونکہ قاعدہ ہی کہ شکار کھیلنے والے اکثر سیاہ کپڑے پہنا کرتے ہین
اوس جوہری نے بسبب اس لباس کے راجہ کو کم حیثیت سمجھکر اپنے
دل مین خیال کیا کہ اس شخص کی ایسی لیاقت معلوم نہین ہوتی کہ ایسا
لعل بیش قیمت اسی کا ہو کچھہ تعجب نہین کہ اگر یہہ شخص کسیکا چورا لایا ہو
اور اگر مین بطور مخفی اس لعل کو لیلون تو بعد تحقیقات کے خدا جانے

مین بھی کسی آفت مین مبتلا ہو جاؤن ہیں اوسنے کوتوال سے یہہ
حال بیان کیا کوتوال نے راجہ کو گرفتار کرکے بادشاہ کے حضور مین
بھیجدیا دوسرے روز نوبت روبکاری کی پہونچی چونکہ ظاہر حال راجہ کا بظاہر
سیاہ ہو رہا تھا بادشاہ کو بھی یہی شبہہ ہوا اور حکم کیا کہ لعل خزانہ مین داخل
اور یہہ شخص قید رہے ہر چند راجہ نے عذر کیا اور اپنا ماجرا سنایا کچھ سماعت
نہوئی القصہ جب دو روز گذرے اور رانی کو کچھ حال راجہ کا معلوم
نہوا تو نہایت مضطر ہوئی اور سمجھی کہ راجہ بسبب اوس لعل کے کسی آفت مین پھنسگیا
جناب کبریا مین دعا کی کہ خداوندا تو سب کی مشکلین آسان کرتا ہی مجھہ
بیکس کے حال پر بھی رحم کر اتنے مین کیا سنتی ہی کہ کوئی درخت کے
اوپر یہہ کہتا ہی کہ اس درخت کے نیچے اسقدر دولت ہی کہ خزانہ قارون
کی بھی اوسکے آگے کچھ حقیقت نہین مگر ایک سانپ اوسکا نگہبان
ہی اگر یہہ عورت اس سانپ کو مار ڈالے تو وہ سب دولت اسکے ہاتھ آئے
رانی یہہ کلام سنکر حیرت سے چپ ہو رہی اور اپنے راجہ کی یاد مین
رونے لگی اتنے مین ایک کوا بولا کہ اے رانی تو متردد نہو کہ تیرا راجہ
زندہ ہی اور بادشاہ نے اگرچہ بڑا عادل ہی لیکن ایک دھوکے سے اوسکو

قید کیا ہی رانی اس خبر سے کہ راجہ زندہ ہی مطمئن ہوئی اور شکر خدا
بجا لائی اور راجہ کے چھوڑانے پر عالی ہمتی سے مستعد ہوئی یعنی
شہر مین جا کر ایک مکان وسیع کرایہ کو لیا اور لباس مردانہ پہنکر اور
ہتھیار بدن پر لگا کر بارگاہ بادشاہ مین پہونچی اور ایک عرضی بامید
پرورش گذرانی بادشاہ نے مضمون عرضی کا دیکھکر اسکی خوش لیاقتی
دریافت کی اور حکم دیا کہ دربار مین حاضر رہا کرے بروقت خالی ہونے کسی عہدہ
کے پرورش کیجائیگی بادشاہ اسکی خوش وضعی اور لباس پر تکلف کو دیکھکر
متحیر تھا کہ ایسی شکل و صورت کا جوان ہماری ولایت مین آج تک نہین
آیا اسکی پرورش ضرور ہی بعد ایک ہفتہ کے خط کسی بادشاہ کا آیا سب
اہل دربار اوسکے پڑھنے سے عاجز ہوئے اسنے بے تکلف وہ خط پڑھکر
سنا دیا اور تمام مطلب اوسکا جیسا کہ تھا بیان کر دیا سب اسکی لیاقت و استعداد
پر تحسین و آفرین کرنے لگے اور بادشاہ نے خوش ہو کر عہدہ منصفی کا
عنایت فرمایا اور کہا کہ یہہ شخص ایسے منصب کے لائق ہی بے شبہ نہایت
عدل اور انصاف سے مقدمات کو فیصل کیا کریگا روپ وتی عہدہ منصفی
پر مامور ہو کر بہت دانشمندی سے مقدمے فیصلہ کیا کرتی تھی آخر کو یہہ بات

آئی کہ جس مقدمہ کی تحقیق حق و باطل مین پادشاہ کو تردد ہوتا وہ
مقدمہ اسکے سپرد کیا جاتا چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے محکمۂ قاضی
مین یہ دعوی کیا کہ ایک ہفتہ گذرا ہی کہ مین نے دو سو اشرفیان فلانے
درخت کے نیچے جو اس جنگل مین ہی احتیاطاً گاڑ دی تھین کل
جو مین نے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اون اشرفیون کو کوئی شخص
نکال لیگیا امیدوار ہون کہ اون اشرفیونکا پتا لگایا جاے اور مجھکو دلا
دی جائین قاضی نے سنکر فرمایا کہ اے نادان ان اشرفیونکا
سراغ کیونکر مل سکتا ہی خدا جانے کون شخص نکال لیگیا ہمکو علم غیب
نہین ہی کہ ان کا پتا لگا سکین جا صبر کر اور گھبیٹر ہو وہ شخص
وہان سے مایوس ہو کر بارگاہ پادشاہی مین حاضر ہوا اور یہی عرض
کی پادشاہ نے تامل کر کے فرمایا کہ اس شخص کو منصف کے پاس
لیجاؤ وہ کچھ سوچکے اسکی فکر کریگا یہ شخص روپ وتی کے پاس آیا اور
اس حال کو بیان کیا اوسنے اوسکو تسلی اور تشفی دیکر رخصت کیا اور کہا کہ
مین اسکی کچھ تدبیر کرتا ہون اور بعد اسکے شہر کے تمام طبیبون کو جمع کر کے
پوچھا کہ فلانا درخت جو اس جنگل مین ہی اوسکی جڑ اور پوست کی کیا خاصیت

ہی مفصل بیان کیے وہر ایک طبیب نے اپنی اپنی تشخیص کے مطابق خاصیتین
اوسکی بیان کین تب روپوتی نے کہا کہ آیا ان روزون مین تم مین سے
کیسینے کسی مریض کو اسکی جڑ کا استعمال بتایا ہی ایک طبیب نے کہا کہ ہان
مین نے ایک شخص کو جڑ اس درخت کی ورم گلو کے لیے بتائی تھی روپوتی
نے اوس مریض کو طلب کیا اور اوس سے پوچھا کہ اپنے گلے کے آرام
کے لیے کس درخت کی جڑ لایا تھا اوسنے کہا کہ ایک درخت شہر
باہر اس جنگل مین واقع ہی اوسکی جڑ مین کھود لایا تھا روپوتی نے پوچھا
کہ اوسکے نیچے سے کچھ مال بھی تیرے ہاتھ آیا تھا چونکہ وہ شخص
راست گو تھا بولا کہ اللہ نے [illegible] اشرفیان اوسکے [illegible]
تب روپوتی نے اوس شخص کو بلا کر اوسکی اشرفیان دلا دین
مالک اشرفیون کا ہزارون دعائین دیتا ہوا اپنے گھر کو چلا گیا
جب یہہ ماجرا بادشاہ کے گوش زد ہوا روپوتی کی ذہانت
اور دانشمندی پر لحاظ کرکے عہدہ وزارت کا عطا فرمایا ایکروز
روپوتی نے موقع پاکر سب کیفیت اپنی اور اپنے راجہ کی بادشاہ
سے بیان کی بادشاہ سنکر بہت متاسف ہوا اور کہنے لگا

کردہ را علاج نیست اگر میرے کارکنون کے ہاتھہ سے
ایسا قصور سرزد ہوا ہوتا تو مین اوسکو فوراً معزول کرتا یہہ کہکر اوسوقت
راجہ کو جیلخانہ سے بلاکر لباس فاخرہ پہناکر بہت اعزاز و اکرام سے
روپ وتی کے حوالہ کیا روپ وتی نے اپنے راجہ کو پاکر ہزارون
شکر درگاہ باری تعالی مین ادا کیئے بعد اوسکے پادشاہ نے بہت
سا مال اور اسباب دیکر اور ایک فوج انکے ہمراہ کر کے کمال شوکت و
صولت اور شان و شکوہ سے اونکے وطن کو رخصت کیا وہ دونون
اپنے وطن مین پہونچکر عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے اے بہن
دیکھی تو نے دانائی روپ وتی کی دیکھی کہ اوسنے کیسی دانشمندی سے
اشرفیان اوس شخص کی دلادین اور خاوند کو قید سے چھوڑاکر عزت
اور آبرو سے اپنے وطن کو آئی اور یہہ سب باتین علم کی بدولت
اوسکو حاصل ہوئین کہ غیر ملک مین جاکر ایسی نیکنامی اور توقیر کے ساتھہ رہی

قصہ کنولاوتی اور بدہیادہری کا

اے بہن باریکی گوش ہوش سے سن کہ کنولاوتی بدہیادہری

مانند ہمارے تمھارے دو بہنین تھین ان کا باپ بڑا مالدار تھا
اور صاحب تجارت ہر شہر مین اسکی دکانین موجود جا بجا گماشتے معین
ہر ملک کی چیزین اور اشیاے نادر گھر مین جمع ان دونون بہنون کی اوقات
بڑے عیش و آرام سے گذرتی تھی لیلاوتی نے میرے ساتھ میری
والدہ سے علم حاصل کیا اور رام وتی کھیل کود مین مصروف رہتی تھی
لکھنے پڑھنے کیطرف اوسکو کچھ التفات نہ تھا ہر چند مان باپ نے
تدبیرین کین کچھ اثر نہوا اور کسی تدبیر نے فائدہ نکیا الحاصل لیلاوتی
لکھ پڑھکر ہوشیار ہوئی بعد چند سے ایکہی سال مین اونکے مان باپ
نے قضا کی ان دونون کو بہت رنج والم لاحق ہوا اون کے ماتم
مین لباس سیاہ پہنا اپنے مذہب کے موافق اونکی کریا کرم
سے فراغت کی جب سب ماتم کی رسمون سے
فارغ ہوئین سب عزیز اور اقربا اور سوداگر وغیرہ
جمع ہوئے اور اونکو بعد ماتم پرسی کے تسکین اور
دلاسا دیکر بولے کہ باپ تمھارا تم دونون کو بجاے
فرزند تصور کرتا تھا اور اوسنے تمکو نہایت ناز اور پیار

سے پرورش کیا اور اپنی تجارت سے بہت فائدہ اوٹھایا
اور اکثر مال و اسباب ولایت انگلستان مین بھیجکر نفع کثیر حاصل
کرتا تھا چنانچہ یہہ اسباب اور اجناس کہ تمھارے گھر مین جمع ہی
اوسنے وہین بھیجنے کیواسطے مہیا کیا تھا چونکہ اوسکی زندگی
نے وفا نہ کی یہہ ارادہ اوسکا ظہور مین نہ آیا اور یہہ ارمان
اوسکے دل ہی مین رہ گیا اب تمکو لازم ہی کہ اس مال کو ولایت
انگلستان مین بھیجدو کہ بہت منافع حاصل ہوگا اور اگر خود وہان کا
قصد کرکے اس مال کو اپنے ہمراہ لیجاؤ تو مال بھی بکجائیگا اور ملکو
کی سیر بھی کرلوگی اور اس سفر دور و دراز سے تمکو بہت سا تجربہ
زمانہ کا ہوجائیگا غرض کہ اس قسم کی نصیحتین کہکر
سب شخص اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے دستور ہی
کہ عورتون کو مالدار اور بے مربی دیکھکر بہت سے آدمی خورد
بزرگ کیواسطے جمع ہوجاتے ہین اور ابلہ فریبی کرکے رسوخ اور
خیرخواہی ظاہر کرتے ہین ان دونون بہنون کے پاس بھی ایسطرح کے
لوگ آنے جانے لگے اور آخرکو درازی کرکے ان دونون مین نا اتفاقی

کرادی یہان تک کہ آپس مین جھگڑا تکرار کرکے سب مال و متاع کا حصہ بانٹ کرکے جدا ہو گئین تب لیلاوتی نے قصد ولایت انگلستان کا کیا اور اپنا سب مال و اسباب لیکر اوس ولایت مین پہونچی وہان کے سوداگرون نے اسکے مال کو بہت پسند کیا اور مال کا بیچک دیکھکر بنفع خاطرخواہ دیگر سب مال خرید کر لیا لیلاوتی نے بعد فراغت کے ارادہ روانگی وطن کا کیا اور جو اسباب کہ لائق تجارت ہندوستان کے تھا خرید کرکے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوئی ہوا مخالف چلی اور جہاز تباہ ہو گیا لیلاوتی اپنی جان سے ہاتھ دہوکر ایک تختہ جہاز پر بیٹھ گئی وہ تختہ بعد دو تین دن کے بہتے بہتے کنارہ پر جا لگا لیلاوتی اوس تختہ سے اوترکر شہر کیطرف روانہ ہوئی دو تین دن مین دو دو کوس چلکر بحال پریشان خستہ خراب ایک شہر مین پہونچی دیکھا کہ وہ شہر نہایت آباد اور دلچسپ ہر فن کے اوستاد وہان موجود بازار نہایت آراستہ دوکانین موقع سے بنی ہوئین یہہ آہستہ آہستہ تھکی ماندی ادہر اودہر دیکھتی ہوئی چلی جاتی تھی کہ ایک مدرسہ اسکو نظر آیا یہہ اوسکی طرف متوجہ ہوکر وہان کا طریقہ تعلیم

دیکھنے لگی ایک لڑکے نے پوچھا کہ تمکو بھی کچھ لکھنے پڑھنے مین مداخلت ہی
لیلاوتی نے کہا کہ ہان کچھ مین بھی جانتا ہون اور ایک کاغذ پر کچھ لکھکر
اوسکو دیا اوس لڑکے نے اوس کاغذ کو دیکھکر تعجب کیا اور اپنے اوستاد سے جاکے کہا کہ آج
ہمارے مدرسہ مین ایک آدمی اجنبی کسی اور ملک کا آیا ہی اور وہ
ایسا خوش بیان ہی کہ اوسکی باتین سُننے سے نہایت طبیعت محظوظ
ہوتی ہی اوستاد یہہ سنکر باہر نکل آیا اور اوسکی شکل و صورت
اور فضل و ہنر دیکھکر اپنے مکان پر لیگیا اور سب حال اوسکا
استفسار کیا لیلاوتی نے اپنی سب سرگذشت اوس سے کہی اوسنے کہا کہ مناسب
یہہ ہی کہ تم ایک عرضی لکھکر پادشاہ کے حضور مین گذرانو اور مین بھی تمہاری
سفارش ارکین پادشاہی سے کردونگا لیلاوتی نے ایک قصیدہ
پادشاہ کی تعریف اور اپنے حالات گذشتہ مین لکھکر پادشاہ کے حضور
مین گذرانا پادشاہ نے ملاحظہ فرماکر حاضرین دربار سے ارشاد فرمایا
کہ اس شخص کے علم و ہنر کو دیکھا چاہیے کہ کس خوبی اور سلیقہ
سے سب مضمون ادا کیا ہی کوئی عہدہ معقول
اسکی حیثیت کے قابل تجویز کیا چاہیے سب نے بعد

صلاح و مشورت کے عہدۂ امیر الامرا کا اسکے لیئے تجویز کیا یہہ اوس عہدہ
پر مامور ہوکر دربار مین حاضر رہنے لگی اور اپنے کام کو بخوبی انجام دینے لگی اے
مشتاقان قصہ حال یہہ یاد رہے یعنی چھوٹی بہن لیلاوتی کا مسموع فرمایئے
کہ اوسنے مال کثیر بے دست رنج پاکر سب کاروبار تجارت کا بند کر دیا
اور دل مین تصور کیا کہ اسقدر دولت میری تمام عمر کے لیئے کافی ہے
اور مشقت اوٹھانا کیا ضرور یہہ سوچکے کمال عیش و عشرت سے بسر کرنے
لگی بہت سے مفت خورے اوسکے پاس آکر جمع ہوئے چند روز مین سب مال صرف ہو گیا
کھانے پینے کو کچھہ نہ رہا یہانتک کہ نان شبینہ کو محتاج ہو گئی جب اوسنے سنا کہ میری
بہن لیلاوتی بادشاہ کے یہان عہدۂ امیر الامرائی پر مقرر ہوئی ہے شدت تکلیف
سے حیران و پریشان ہوکر اپنی بہن کے پاس پہونچی وہ اسکو تکلیف مین دیکھکر
کمال ملول ہوئی اور بہت اخلاق اور محبت سے پیش آئی اور بہت عزت اور
توقیر سے اپنے پاس رکھا اور تنہائی مین سمجھا دیا کہ ہرگز کسی سے میرا حال اور
راز نہ کہنا کہ مناسب نہین ہے القصہ ایکروز کا ذکر ہے کہ بادشاہ نے اپنے
وزیرون امیرون سے پوچھا کہ فلانے صوبہ کا محصول بہت مدت سے نہین آیا ہی اسکا
کیا سبب ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت حال یہہ ہی کہ اون

ے جنگل بہت بڑا واقع ہی اوس مین ڈاکو اور قزاق بڑی جمعیت سے
ہے رہتے ہین اونکا ہمیشہ لوٹ مار ہی جب وہان کا حاکم زر محصول یہان
وارسال کرتا ہی وہ لوگ لوٹ لیتے ہین کئی مرتبہ فوج پادشاہی اونکے
تدارک کے لیئے بھیجی گئی چونکہ وہ جنگل نہایت وسیع ہی اونپر قابو
رعایا یا سوداگرون کو بھی لوٹ لیتے ہین ایک عالم اونکے ظلم سے عذاب
مین ہی پادشاہ نے بہت فکر فرمایا کہ جو شخص اونکو دفع کرے یا گرفتار
کرلائے تو مین وہ صوبہ اوسیکو مرحمت کردون لیلاوتی نے دست بستہ
عرض کی کہ مین اس کام کا انجام کرونگا اور آپکے اقبال سے اون لوٹ
کو لوٹ مار سے باز رکھکر حضور کی اطاعت پر لاؤنگا پادشاہ نے
اوسکو اجازت دی لیلاوتی دو برس کی مہلت لیکر دربار سے آپنے
مکان پر آئی دوسرے روز لباس فقیرانہ پہنکر اوس جنگل کیطرف روانہ
ہوئی بعد طی منازل کے وہان پہونچی اون قزاقون نے اوسکو پکڑ لیا
اوسنے کہا کہ مین فقیر ہون میرے پاس کیا ہی تم مجھکو اپنے گھر لیچلو مین ہر روز
کچھہ تمکو لکھہ دیا کرونگا اوسکو شہر مین جاکر بیچ آیا کرو تمکو کچھہ حاصل ہو جایا
کریگا وہ اس بات پر راضی ہوئے اور اوسکو بہت خاطر داری سے

اپنے مکان مین لیگئے یہہ ہر روز کچھہ لکھہ پڑھا کرتی اور وہ کوشش
چار پانچ روپیہ کو بکجاتا تھا جب دو تین مہینے اسی طور پر گذرے
بعض قزاق اس امر کے طالب ہوئے کہ ہمکو بھی پڑھنا لکھنا سکھاؤ
اوسنے اس بات کو قبول کرکے کمال محنت اور جانفشانی سے ان
کو پڑھنا لکھنا سکھایا وہ بھی کتابین لکھکر بازار مین لیجاتے اور بیچ لاتے
جب یہہ حال اورون نے دیکھا اونکو بھی شوق ہوا اور تحصیل علم پر مستعد
ہوئے اور بوقت تھوڑا کے پڑھنے لکھنے مین ہوشیار ہوگئے جب قزاقون
کو علم حاصل ہوگیا اور طبیعت اونکی علم کی برکت سے راستی پر آگئی تب
اسنے اونکو نصیحت کرنا شروع کیا کہ یہہ قزاقی باعث خرابی دنیا و آخرت ہی
لازم ہی کہ تم سب اطاعت بادشاہ کی اپنے اوپر واجب جانکر تابعداری اختیار
کرو اور اس لوٹ مار سے ہاتھہ اوٹھاکر کاشتکاری مین مصروف ہو اون
سب کو اسکا کہنا اثر کرگیا سب نے قزاقی چھوڑکر کھیتی کرنا شروع کیا تب لیلاوتی
وہان سے صوبہ کو روانہ ہوئی اور حاکم صوبہ سے بہت سا نقد و جنس
لیکر بادشاہ کے حضور مین حاضر آئی بادشاہ اسکی کارگذاری سے بہت
خوش ہوا اور خلعت اور انعام سے ممتاز کرکے صوبہ جلندسل اسکو

عطا فرمایا لیلاوتی کمال حشمت اور شوکت سے وہان حکومت کرتی ہی
چھوٹی بہن بدہیا دہری بھی اسکے پاس رہتی تھی کنولاوتی نے کہا کہ اے
بہن پاربتی تونے سنا کہ روپ وتی نے علم کی بدولت کیسی کیسی حشمتین
اوٹھائین اور کیسے رتبہ اعلی پر پہونچی پادشاہ کی سرکار سے ایسی عنایتین
ہین کہ جہاز تباہ ہو گیا اور سب مال برباد ہوا او سکھے اور اسکے پاس تھا
عزت اور آبرو حاصل کی اور قزاقون اور ڈاکوؤن کو ایسے فعل بد سے
بچا کر راہ راست پر لائی اور پادشاہ کو اپنی کارگذاری سے کیسا
خوش کیا اور اپنی بہن کے ساتھہ کیا سلوک اور احسان کیا اور اسکی
چھوٹی بہن بدہیا دہری نے اپنا تمام مال تلف کیا اور سب
اپنی بہن کی منت اوٹھائی اور اوسکی دست نگر ہوئی پاربتی نے سنکر
کہا کہ ہان بہن سچ ہی علم بہت اچھی چیز ہی آدمی اسکے سبب سے سب کے
نزدیک عزیز اور محترم ہوجاتا ہی *

قصہ دھرم داس اور اوسکی بیبیون کا

دہرم داس نامے ایک شخص موضع دہرم پور مین رہتا تھا اسکی دو بیبیان

تھین جمیا وتی اور سروپ وتی اگرچہ گردش فلک سے پریشان تھا لیکن
اپنے آئین ورسم پر بہت محکم تھا رعایت اپنے خاندان کی ہمیشہ
مدنظر تھی اون دونون لڑکیون کی مان راج وتی ہمارے یہان رسوئی
بنانے مین نوکر تھی اوسکی دونون لڑکیان بھی اوسکے ساتھہ ہمارے
گھر آیا کرتی تھین میری مان نے ایکدن راج وتی سے کہا کہ یہہ تمھاری
لڑکیان محض بے ہنر ہین بہتر یہہ ہی کہ ان کو پڑہاؤ وہ بولی کہ بہلا مین
کیا کرون پیٹ بھرکے روٹی تو نصیب ہوتی نہین پڑہانا لکھانا کہان
سے ہو سکے کہ اسکے واسطے زر چاہیئے اور سوا اسکے لوگ عورتون کے
پڑہنے لکھنے کو معیوب جانتے ہین میری مان نے جواب دیا کہ کتابین
اور سامان تعلیم کا تمکو مین دونگی تمکو کسیطرح کا تردد اس امر مین نکرنا پڑیگا
اور جو لوگ کہ اسکو عیب جانتے ہین وہ محض نادان اور بیعقل ہین
علم ایسی چیز ہی کہ اسکے سبب سے آدمی کے دل کی سیاہی دور ہو جاتی
ہی نور ایمان بڑہ جاتا ہی نیک وبد مین خوب امتیاز کرتا ہی میری
مان کی نصیحت اوسکے دل پر اثر کر گئی اوسنے اپنی دونون لڑکیون
جمیا وتی اور سروپ وتی کو مکتب مین بٹھایا میری مان اون لڑکیون

وبھی خوب سمجھا کر نصیحت کرتی کہ خوب محنت اور جانفشانی کرکے علم
حاصل کرلو کہ تمکو بہت فائدہ بخشیگا اون نیکبخت لڑکیون نے بھی کمال
محنت سے پڑھنا شروع کیا قصہ مختصر دونون بہنین چار برس مین پانچ
زبانون سے ماہر ہوگئین گجراتی مرہٹی بنگالی پنجابی
ناگری اور اپنے سب ہمچشمون مین عزت اور توقیر پیدا کی
ایک روز کوئی شخص عرضی لکھوانیکے واسطے گانون مین آیا چمپاوتی
نے اوسکو عرضی لکھدی اوسنے عرضی کی لکھوائی پانچ روپیہ اوسکو
دیئے چمپاوتی نے پانچون روپیہ ماں باپ کے ہاتھہ پر رکھدئے
وہ بہت خوش ہوئے اور خوب پیار کیا اور شاباش دی الغرض
کبھی ایک روپیہ اور کبھی دو روپیہ اسکو ملجاتے تھے اور اب اونکی اوقات
راحت سے بسر ہونے لگی اور وہ تکلیف کھانے کپڑے کی دفع
ہوگئی مشیت ایزدی سے ایکہی برس مین دونون کے ماں باپ
مرگئے جو کچھہ اونکے پاس تھا اونکی کریا کرم مین صرف ہوگیا اور سبب
پریشانی اور رنج کے پڑھنا لکھنا بھی ترک ہوگیا دونون بہنین ازبس
افسردہ خاطر رہتی تھین اور اپنے بیکسی اور ناداری پر رویا کرتی

تھیں اور جو کچھ کہ مشقت تحریر سے دو چار آنہ ہاتھ آتے تھے اوسی
سے اپنی اوقات بسر کرتی تھیں اور اللہ کا شکر کرتی تھیں اور اوسکے فضل و
کرم کی امیدوار رہتیں اور کہا کرتیں کہ اللہ رزّاق مطلق ہی وہ کسیکو
بھوکا نہیں رکھتا صبر و قناعت خوب چیز ہی اور ان اشعار کے
مضمون کو سمجھ کر اپنے دل کو تسکین دیتی تھیں کیا خوب کہا ہی جس نے کہا ہی

خدا رزاق ہی کچھ غم نہیں اسکا کہ مفلس ہیں	اونھیں بھی رزق ملتا ہی جو بیٹھے ہیں بیابان میں
ذرا دل میں کیا تم غور دیکھو چشم عبرت سے	کوئی بھی رزق دنیا میں ہوا ہی نفع انساں میں

آخر کو یہہ تدبیر خیال میں آئی کہ اس شہر کو چھوڑ کر اور کسی شہر کو چلا جائیے
پس یہہ بہتر ہی کہ پھلاوتی کے پاس کہ مالک جزیرہ جلندر کی ہی چلنا
ضرور ہی کہ وہ ہماری ہم مکتب ہی یقین ہی کہ بہت اخلاق اور مروت
سے پیش آئیگی اور یہہ سب رنج اور غم ہمارا عیش و عشرت سے مبدل ہو جائیگا
پس توکل بخدا مردانہ لباس پہنکر روانہ ہوئیں اور سختی سفر کی اوٹھاتے
شہر ناہل میں پہنچیں رات کو ایک جگہہ قیام کیا چور آئے اور جو کچھ کہ
اور اسباب کہ ان کے پاس تھا سب لیگئے صرف وہی رہ گئے جو
بدن میں پہنے ہوئے تھیں کوتوال نے ان کو اجنبی دیکھکر

جاسوس خیال کر کے گرفتار کیا ہر چند ان دونون نے عاجزی اور منت
کی اوسنے ایک نہ سنی اور بارگاہ پادشاہ مین حاضر کیا پادشاہ نے انکا
حال پوچھا انھون نے نا اہل زبان مین اپنی سب کیفیت راست راست
بیان کی پادشاہ کو انکی گفتگو سے یقین ہوا کہ فی الواقع یہہ مسافر مین گردش
فلکی مین گرفتار ہو کر بمجبوری تلاش معاش کے لیئے سفر اختیار کیا ہی
جاسوس نہیں ہین حکم دیا کہ انکو چھوڑ دو اور انسے کہو کہ اگر نوکری منظور
ہو تو اپنے علم و ہنر کو ظاہر کرین حسب لیاقت عہدہ عنایت ہوگا چمپا وتی
اور سروپ وتی دونون نے اپنے اپنے ہاتھ سے کچھ لکھکر پادشاہ
کو دکھایا پادشاہ نے پسند کر کے اونکو عہدہ مرحمت فرمایا اون دونون
نے اپنے اپنے عہدون کو بخوبی تمام انجام دیا اور پادشاہ کو اپنی کار
گذاری سے بہت محظوظ کیا بعد چند روز کے وہان کا قیام ترک کر کے
محمد ولی سکھلاوتی کے پاس جانے کا ارادہ کر کے روانہ ہوئین
جب وہان پہونچین وہ اونکے آنے سے بہت خوش ہوئی اور محبت
اور اخلاق سے پیش آئی اور بڑی عزت اور توقیر سے اونکو اپنے پاس
رکھکر سامان رخصت کا مہیا کر دیا اور بعد چند روز کے ان دونون

کی شادی دو برہمنون کے ساتھہ کردی کہ وہ اپنے خاندان مین اعلی
اور شریف تھے اور دو گانون کے زمیندار اور اپنے پاس سے بہت اسباب
اور جہیز دیا اور بڑی دہوم دہام سے اس تقریب کو انجام دیا یہہ دونون
ایک ساعت سعید مین اپنے شوہرونکے ساتھہ گانون مین جاکر کمال عیش
و آرام سے رہنے لگین اوس گانون کے اکثر مقدمات چمپاوتی کا شوہر
فیصل کیا کرتا تھا ایکروز یہہ مقدمہ آیا کہ ایک شخص نے بعد مدت مدید کے
اپنے غلام کو کہ بھاگ گیا تھا بازار مین دیکھکر پکڑا اور کہا کہ یہہ میرا غلام
ہی بہت سا اسباب لیکر بھاگا تھا غلام نے اوس شخص کو اپنا غلام
بنایا اور کہا کہ یہہ شخص غلط کہتا ہی یہہ میرا غلام ہی دونون تکرار ہونے
لگی آخرکو نوبت چمپاوتی کے شوہر کے پاس آئی چونکہ ان دونون کا کوئی
گواہ نہ تھا اس سبب سے فیصلہ دشوار ہو گیا چمپاوتی کے شوہر نے اس
مقدمہ کا تذکرہ چمپاوتی سے کیا وہ بولی کہ یہہ معاملہ کچھہ مشکل نہین ہی
ان دونون سے کہو کہ اپنا حال سچ سچ کہدین نہین تو سزا پائینگے اگر
اس دہمکی سے حقیقت حال ظاہر ہو جائے تو بہتر ورنہ دو دریچون
مین دونون کے سر نکلوا کے جلاد سے کہا جائے کہ غلام کا سر تلوار سے

اور ادسے جو غلام ہوگا معلوم ہو جائیگا آخر کو دوسرے روز
ایسا ہی کیا گیا جسوقت جلاد کو یہہ حکم ہوا جلاد تلوار کھینچکر بڑہا غلام
نے جھٹ اپنا سر اندر کر لیا اوسوقت آقا اور غلام کی تمیز ہوگئی
سب رعیت اوسکی تجویز سے بہت راضی ہوئے اور غلام کو
شہزادی نے اوسکے آقا کے حوالہ کیا فقط چنانچہ وہ دونون بہنین
ابتک وہان موجود ہین اور بکھلاوی کا شکر احسان ادا کیا
کرتی ہین اور مجھسے بھی خط کتابت رکھتی ہین اے بہن یا رب بھی
تو خیال کر کہ ان دونون نے علم کے ذریعے سے کیسی راحت پائی
پادشاہ ناہل کی سرکار سے عہدہ پایا تہمت جاسوسی سے
نجات پائی غلام اور آقا کے باب مین ایسی تجویز معقول کی
پس ہر بشر کو لازم ہی کہ تحصیل علم مین مشغول ہوئے اور ایسی
دولت بے زوال کو ہاتھ سے نہ دے *

قصہ پادشاہ قصپسند کا

جاننا چاہیئے کہ دانشمندان صاحب عقل نے اس حکایت دلپسند

کو اس صورت سے بیان کیا ہی کہ ایک پادشاہ قباد نام مال و ملک
سے بہرہ ور گویا اپنے وقت کا سکندر تھا قصون کے سننے کا
اوسکو نہایت شوق تھا اوسکا یہہ معمول تھا کہ پہر دن چڑھے تک
اپنی سلطنت کا انتظام کرتا بعد اوسکے خاصہ نوش جان کرکے قصہ
سنا کرتا ہر ایک قصہ گو اپنی اپنی خوش بیانی سے موافق رغبت طبیعت
پادشاہ کے قصے سنایا کرتے منجملہ اون قصہ گویون کے
ایک عورت سیتا نامی کہ علم فارسی مین یکتا سے زمانہ تھی زمرۂ قصہ
گویون مین داخل تھی ایک روز کا ذکر ہی کہ پادشاہ بارہ دری
مین بیٹھے ہوئے قصہ سن رہے تھے کہ ایک آواز قباد قباد
کی پادشاہ کے کان مین آئی سنتے ہی پادشاہ کا مزاج برہم ہوا
اور بولا کہ یہہ کون شخص گستاخ ہی کہ میرا نام اس بے ادبی سے
لیتا ہی حکم دیا کہ اسکو حاضر لاؤ ملازم پادشاہی دوڑے اور دو تین
آدمی بازاری اور ایک ضعیف لکڑہارے کو پکڑ لائے پادشاہ
نے پوچھا کہ کون شخص میرا نام گستاخی سے لیکر پکارتا تھا اون
سبھون نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ حضرت یہہ جو لکڑہارا ہی اسکا نام بھی

کیا دہی ورنہ کسیکی کیا مجال کہ بندگان حضور کا نام باین بے ادبی لے سکے بادشاہ نے اوسکی طرف نظر غور سے دیکھا اور فرمایا کہ ٹہر بعد اسکے نجومیون کو طلب کرکے پوچھا کہ بڑا تعجب ہی کہ یہہ شخص میرا ہمنام ہوکر اسقدر محتاج رہے تم اپنے علم نجوم سے اس امر کو دریافت کرکے مجھسے مفصل بیان کرو نجومیون نے حسب ارشاد بادشاہ اوسکے چہرہ پر غور سے نظر کی اور بعد تامل کے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت اسکے افلاس کی وجہ ہمکو یہہ معلوم ہوئی کہ ستارہ طالع اس شخص کا وقت پیدا ہونے کے خانہ نحوست مین تھا اور اختر بخت حضور کا عروج پر اور سعد اکبر کے ساتھہ ملا ہوا تھا اس سبب سے یہہ مفلس ہی اور حضور کو حشمت اور ثروت نصیب ہوئی سیتا بھی وہان موجود تھی نجومیون کی یہہ بات سنکر بول اوٹھی کہ یہہ ان لوگون کی غلط فہمی ہی وجہ اسکی مفلسی اور محتاجی کی یہہ ہی کہ یہہ شخص علم و ہنر سے بی بہرہ ہی اور جورو بھی اسکی پھوہڑ اور بے سلیقہ ہی خانہ داری کا شعور نہین رکھتی یہہ کلام سیتا کا بادشاہ کو بہت ناگوار ہوا اور غصہ مین آکر حکم دیا کہ اسکو

دربار سے نکال کر ایک بیابان لق و دق مین چھوڑ آؤ ملازمان پادشاہی نے اوسیوقت حکم کی تعمیل کی اور اوسکو ایک ڈولی مین سوار کرکے جنگل مین چھوڑ آئے یہہ بیچاری اپنی تنہائی اور بیکسی پر گریہ وزاری کرتی تھی اور اپنے دل کے سمجھانے کے واسطے یہہ اشعار پڑھتی تھی

کوئی انسان اگر ناراض ہو کیا جاے اندیشہ
خدا راضی رہے جسکی رضا سے سب بھلائی ہی
کسیکا خوف کیا ظاہر مین گو اوسکی حکومت ہو
ڈرے اوس سے بشر قبضہ مین جسکے سب خدائی ہی

حسب اتفاق ایک روز دھی لکڑہارا اوس جنگل مین لکڑیان کاٹنے گیا تھا اوسکو پہچان کر سلام کیا اور اپنا سب حال اوس سے کہا اور بولی کہ اے بوڑھے آج سے تو میرا دہرم کا باپ ہی مجھکو اپنے گھر لیچل اوس نے یہہ بات قبول کی اور اوسکو اپنے گھر لیچلا گر رستہ مین اپنی ناداری اور تنگدستی کا بیان کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ میرے گھر والون

کو تو پیٹ بھر کے روٹی ملتی نہین سیتا کو مین کہان سے کھلاؤنگا
سیتا نے یہہ سنکر کہا کہ اے باپ اس بات کا کچھہ اندیشہ
نکر اللہ رزاق ہی سب کی روزی اوسیکے ہاتھہ ہی تو نے کبھی
شعر نہین سنا * واہ رے رزق رسانی نہین رہتا بھوکا بطن مین
رکھتا ہی کیڑا جو وطن پتھر کے * الحاصل وہ بڈھا سیتا کو اپنے
گھر مین لایا اور لکڑیان جو جنگل سے توڑ لایا تھا اونکے بیچنے کو
بازار مین گیا اور جو کچھہ قیمت لکڑیون کی اوسکے ہاتھہ آئی اوسکی
کی روٹیان بازار سے لیکر گھر مین آیا سبنے ملکر تھوڑا تھوڑا کھانا
کھایا اور صبر کر کے سو رہے سیتا نے کہا کہ اے باپ کل
تم اناج لایا کرو روٹی مین برکت نہین ہوتی سب بھوکے
رہ جاتے ہین کسیکا پیٹ نہین بھرتا وہ سیتا کے کہنے
کے موافق دوسرے روز اناج لایا سیتا نے اناج کو کوٹ
پیس کے اوسکی روٹی پکائی تمام گھر نے پیٹ بھر کے کھائی
اور کچھہ بچ بھی رہی اب ایسا ہوا کہ سیتا کے سلیقے سے کھا پیکر
کچھہ پیسے بچنے لگے جب تھوڑے سے پیسے جمع ہو گئے

تب سیتا نے اوس سے کہا کہ یہہ پیسے لیجاؤ اور بازار سے میرے
لیئے کاغذ قلم روشنائی لادو کہ مین بھی کچھہ کام کیا کرون بیکار بیٹھے
بیٹھے طبیعت گھبرائی ہی قباد نے بازار سے کاغذ قلم وغیرہ لاکر سیتا
کے حوالہ کیا اوسنے کتابین لکھنا شروع کین جب دو تین
کتابین طیار ہو گئین تب قباد سے کہا کہ ان کو بازار مین لیجا کر
بیچ لاؤ قباد بازار مین لایا اہل علم وہ کتابین بہت پسند کین
اور رغبت سے خریدین سیتا نے اونکی قیمت سے قباد اور
اوسکے گھر والون کے واسطے کپڑے بنوائے بعد چند روز کے
کتابون کی قیمت سے ایک بیل مول لوایا اور قباد سے کہا
بہت سی لکڑیان بیل پر لادکر لایا کرو اوسنے وہی کیا اب بہ نسبت
سابق کے زیادہ ملنے لگا پھر سیتا نے کہا کہ اب تم ایک نوکر رکھو
کہ وہ جنگل مین لکڑیان کاٹا کرے اور لکڑیون کو کاٹ کاٹ
کے جنگل مین جمع کرواؤ اور تھوڑی سی گذران کے موافق لاکر
فروخت کیا کرو اور جب برسات آئے تب اونکو بیچو گے گران فروخت
ہونگی قباد نے سیتا کے کہنے پر عمل کیا اور ایک نیا

لکڑیون کا جنگل مین جمع کروایا اتفاقاً ایک رات کو بادشاہ کا گذر
اوس جنگل مین ہوا سردی اور برف کی شدت سے سب ہمراہیان
بادشاہ عاجز ہوئے تب نوکرون نے اوس ڈھیر کی لکڑیان خوب
جلائین اور آگ سے تاپ کے سردی کی اذیت سے محفوظ
رہے اور رات بہت آرام سے بسر کی جب صبح ہوئی اور بادشاہ
کو اس امر سے اطلاع ہوئی تو اوسنے حکم دیا کہ اس لکڑیون کے
انبار کے مالک کو حاضر کرو ہم اوسکو اسکے عوض مین انعام دینگے
نوکر بادشاہ کے قباد کو حاضر لائے بادشاہ نے روپیہ بہت سا
اور ایک گانون بڑا سا مرحمت فرمایا اور فرمان عنایت کیا قباد
فرمان بادشاہی اور زر عنایتی لیکر خوش خوش گھر آیا اور سیتا
سے یہہ سب حال بیان کیا اور پوچھا کہ اب اگر تمھاری صلاح ہو تو
ہم تم سب آدمی اوسی گانون مین کہ جو بادشاہ نے دیا ہی بود و باش
اختیار کرین سیتا نے کہا کہ البتہ بہت مناسب ہی تب قباد
سب اپنے لڑکے بالون کو لیکر اوس گانون مین آیا گانون والون
نے کہا کہ بھلا یہہ بوڑھا بیوقوف گانون کا انتظام کیا کریگا

الغرض اس نے وہان قیام کیا سیتا نے اپنی دانشمندی اور
چالاکی سے اوس گانون کا خوب انتظام کیا کہ سب گانون والے
اوسکا بندوبست اور کارگذاری دیکھکر حیرت مین آگئے سیتا
ایکروز کتابون کی سیر کررہی تھی ایک کتاب مین اسنے
لکھا پایا کہ جس زمین مین کھان سونے کی ہوتی ہی اوس زمین کی یہہ
علامت ہی دوسرے دن سیتانے سوار ہوکر وہان کی زمین کا دیکھنا
شروع کیا دیکھتے دیکھتے اوس گانون کی سرحد مین ایک زمین
موافق اوس علامت اور نشان کے کہ جیسا کتاب مین لکھا تھا
اسکو نظر آئی اسنے اوس زمین کو کھدوایا اوس مین سے سونے
کی سلین برآمد ہوئین کہ لاکھون روپیہ کی مالیت تھی اسنے وہ
سب چٹانین سونے کی نکلوائین اور اپنی حسن تدبیر سے ایک بڑا
سا علاقہ خرید کیا اور سب طرح کا اسباب امارت مہیا کیا اور
بعد اسکے قباد کو طریقہ ملاقات امرا اور سلاطین اور قرینہ
گفتگو و نشست و برخاست کا سکھایا اور ایک مکان عظیم الشان
نہایت پرتکلف طیار کروایا کہ ہمہ عمارات بادشاہی تھا اور قباد

سے کہا کہ تم شہر مین جاکر پہلے وزیر سے ملاقات کرو اور بعد
اسکے ملازمت پادشاہ کی حاصل کرو لیکن جسوقت دربار پادشاہی
مین جاؤ تو بہت ادب سے اداب پادشاہی بجالانا اور بہت اہستہ
اہستہ قدم اوٹھانا قباد موافق تعلیم سیتا کے بجالایا اور اپنے
تئین تاجر ظاہر کیا جب قباد روبرو پادشاہ کے گیا تو رعب
اور ہیبت پادشاہی سے حواس باختہ ہو گیا اور اسکے پانون
نے لغزش کھائی سب حاضرین دربار ہنس پڑے مگر اسکی
حشمت اور ظاہر داری دیکھکر خاموش ہو رہے پھر اسنے
اپنے حواس کو جمع کر کے دست بستہ پادشاہ کو سلام
کیا اور جو تحفے کہ واسطے نذر پادشاہ کے لیگیا تھا پیش کیئے
پادشاہ نے سب قبول فرمائے اور بہت مہربانی کی اور
کچھ ڈلیان مصری کی عنایت کین چونکہ قباد مراتب ادب
شناسی سے ناواقف تھا وہ ڈلیان پادشاہ کے روبرو
کھا گیا پھر دربار سے رخصت ہو کر گھر آیا اور سب کیفیت
وہان کی بیان کی سیتا ہنسنے لگی اور بولی کہ پادشاہون

کے سامنے کوئی ایسی حرکت نامناسب کرتا ہی حسن لو قاعدہ یہہ
ہی کہ پادشاہ جو کچھہ عنایت فرماتے ہین اوسکو قطعاً سر پر رکھہ
لیتے ہین القصہ بعد چند روز کے قباد پھر پادشاہ کی ملاقات
کیواسطے گیا پادشاہ نے اوسکے حال پر بہت التفات کیا
اور ایک پیالہ چاے کا مرحمت فرمایا اوسنے حماقت سے اپنے
سر پر اولٹ لیا اسواسطے کہ سیتا نے اوسکو سمجھا دیا تھا
کہ پادشاہ جو کچھہ دیتے ہین اوسکو سر پر رکھ لیتے ہین لوگون نے
جانا کہ یہہ حرکت اسکی بسبب بیوقوفی کے ہی کہ یہہ شخص
مراتب دربار پادشاہی سے آگاہ نہین ہی یہہ سمجھکر کسی نے
کچھہ نہ کہا بعد چند روز کے سیتا نے قباد سے کہا کہ پادشاہ
کی دعوت کرنا چاہیئے اوسنے کہا کہ بہتر جو صلاح تمھاری
ہو تب اوسنے پادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر درخواست
دعوت کی پادشاہ نے قبول فرمائی تب سیتا نے سامان
دعوت کا لائق پادشاہون کے سب طرح کا مہیا کیا
اقسام اقسام کے میوہ جات طرح طرح کے کھانے

لذیذ اور نفیس اور لوازمہ ضیافت کا کمال خوبی اور اہتمام سے
موجود کیا اور مکان کو فرش و فروش اور شیشہ آلات سے نہایت
پرتکلف آراستہ کیا کہ جسکی تعریف اندازہ تحریر سے خارج ہی اور
اوس مکان مین تصویرین طرح طرح کی اور ایک تصویر اوس
حالت کی کہ جب پادشاہ نے سیما کو نکلوایا تھا کھنچوا کر ساتھ
اون سب تصویروں کے لگادی تھی جسوقت پادشاہ مع ارکان
دولت اوس مکان مین تشریف لائے آراستگی اور اہتمام
دیکھکر بہت محظوظ ہوئے بعد نوشجان فرمانے کھانے کے
تصویروں کی سیر کرنے لگے اور پوچھا کہ یہہ مکان اور یہہ سامان
کسنے بنوایا ہی قباد نے عرض کیا کہ میری ایک لڑکی ہی
اوسکے اہتمام سے طیار ہوا ہی پادشاہ نے فرمایا کہ اوس
لڑکی کو میرے سامنے لاؤ جب سیما سامنے پادشاہ کے آئی
پادشاہ نے بمجرد دیکھنے کے پہچان لیا اور اوسکو بہت پیار کیا اور
اپنی اوس حرکت سے از بس پشیمان ہوا اور کہا کہ سیما کا کہنا
درست تھا کہ آدمی اپنی بے لیاقتی اور بے ہنری سے محتاج

رہتا ہی اگر یہہ شخص اور اوسکے گھر والی ہنرمند اور خوش سلیقہ
ہوتی کبھی افلاس مین مبتلا نہوتا غرض کہ سیتا
پھر بادشاہ کے پاس بدستور رہنے لگی اور بہ نسبت سابق کے
اسکی عزت اور توقیر بادشاہ کے حضور مین بہت بڑہ گئی اور
سیتا کے مان باپ بھی اوسکی دانشمندی اور حرمت سے
بہت خوش ہوئے بعد اسکے بادشاہ نے سیتا کی شادی
ایک شخص معزز کے ساتھہ کر دی وہ بوڑہا اب تک زندہ
اور موجود ہی اور سیتا بھی اوسی کے شامل رہتی ہی دیکھہ
بہن پاربتی کہ سیتا اپنے علم و ہنر کے ذریعے کس رتبہ کو پہونچی
پاربتی بولی کہ واقعی علم بڑی چیز ہی میرا جی بھی اب پڑہنے
کو چاہتا ہی کملاپتی نے کہا کہ بہن علم وہ شئی ہی کہ اسکو نہ
حاکم چھین سکتا ہی نہ چور چرا سکتا ہی ایسی دولت بے مثل کو ہاتھہ سے
دینا بڑی نادانی ہی٭

قصہ چندروتی دختر راجہ پرتاب بھان

اے بہن پاربتی یہہ چندروتی پرتاب بھان راجہ کی بیٹی ہی

اسنے میری مان سے تھوڑے روزون مین سب علم
حاصل کیا بعد تحصیل علم کے فن طبابت سیکھنا شروع کیا اور
اس مین بھی کامل ہوگئی اور اسکی طبابت کا شہرہ ہر طرف پھیلا
ایسا کوئی شہر نہ تھا کہ اس کا آوازۂ کمال وہان نہ پہونچا
ہو اب اسکا حال سُن کہ اوس نواح مین ایک راجہ تھا بڑا صاحب
مقدور اور دانشمند سب سامان امارت کے موجود اور رعایا اوسکی
مہربانی اور پرورش سے نہایت راضی اور خوشنود اسکے
چار بیٹے تھے خوش صورت صاحب جمال وہ راجہ چاہتا تھا
کہ یہہ لڑکے علم و ہنر سے بہرہ مند ہون اور لیاقت اور آدمیت
حاصل کرین اسواسطے کہ آدمی کو بدون علم کے طریقہ آداب
دانی اور مردم شناسی کا حاصل نہین ہوتا مگر حال اُن لڑکونکا
یہہ تھا کہ سوائے کھیل کود کے ہرگز اونکو پڑھنے لکھنے کی
طرف مطلق التفات نہ تھا اور راجہ ہرچند کہ اونکو ڈرا کے
اور پیار کرکے سمجھاتا کہ بیٹا سنو کھیلنے کودنے سے کچھ
فائدہ نہوگا اور آخر کو پچھتاؤگے کہ ہمنے اپنی عمر مفت مین

برباد کی اور کوئی علم و ہنر حاصل نہ کیا مگر اوس وقت کی پشیمانی اور
ندامت کچھ کام نہ آئیگی اسواسطے مین تمکو ازراہ دلسوزی
کے سمجھاتا ہون کہ یہہ اس واہیات اور بیہودگی کو ترک کرو اور تحصیل
علم مین مصروف ہو کہ تمھاری سب کے نزدیک عزت اور توقیر ہو اور
ہر شخص تمھاری تعریف کیا کرے یا این ہمہ وہ اوسکے لڑکے راجہ
کے کہنے پر کچھ خیال نہ کرتے اور اوسی طرح لہو و لعب مین مشغول
رہتے اور اونکو زیادہ تر رغبت اور شوق تیر اور کمان سے تھا
کہ ہمیشہ تیر اندازی مین مشغول رہتے جب راجہ سمجھا کر عاجز ہوا
اور اسکی فہمایش نے کچھ اثر نہ کیا تب اسنے اشتہار دیا کہ جو اہل علم
اس ملک مین ہون وہ میرے پاس حاضر آئین مین اونکی خوب
قدر دانی کرونگا اور انعام و اکرام سے بہت راضی اور خوشنود
کرونگا اس بات کو سنکر چارون طرف سے صاحب علم روانہ ہوے
اور راجہ کی خدمت مین حاضر ہوے تب راجہ نے کہا کہ مین یہہ
چاہتا ہون کہ یہہ میرے لڑکے علم حاصل کرین اور جاہل نرہین
ہر شخص نے اپنی اپنی راے کے موافق اونکے پڑھانے کی

تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہوا اور وہ لڑکے اوسی طرح سے کھیل کود
مین مصروف رہے اور مطلق لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ نہ کی
آخر کو سب شخص عاجز اور مجبور ہو کر اپنے اپنے وطن کو راہی ہوئے
جب چندر وتی کو یہہ حال معلوم ہوا تو راجہ کی خدمت مین آئی
اور عرض کی کہ مین ان کے بڑھانے مین کوشش کرون گی
راجہ نے کہا کہ اس سے کیا بہتر ہے اچھا تم بھی سعی کرو دیکھو تب چندر وتی
نے تدبیر کی کہ ان چارون لڑکون کی کمانون پر سب حروف
الف بے کے لکھدئے یعنی ایک کمان پر الف اور دوسری
پر بے اور تیسری پر تے اسی صورت سے کل حروف ابجد کے سب
کمانون پر لکھے اور ان سے کہا کہ تم ان حرفون کو پہچان
لو اور اپنی اپنی کمانون کا نشان یاد رکھو جب چند روز مین یہہ سب
حرف ان کو یاد ہو گئے تب اس نے دو حرفی اور سہ حرفی اور چہار
حرفی لفظ اونکی کمانون پر لکھے کہ اب ان حرفون پر خیال کیا کرو
اور انھین یاد رکھو جب یہہ حروف بھی ان کو یاد ہو گئے تب چندر وتی
نے یہہ کام کیا کہ یہہ الفاظ کاغذ پر لکھے اور کاغذ کو نشانہ کی

جگہہ پر رکہا اور ان سے کہا کہ اوس کاغذ پر نشانہ لگایا کرو یہہ سب
اوس کاغذ پر جن پر حرف لکھے ہوئے تھے ہمیشہ نشانہ لگایا کرتے
چند روز مین سب حرف ان کو خوب حفظ ہوگئے اور ان حرفون کو
اچھی طرح سے پہچاننے لگے تب چندروتی اون کاغذ کے پرچون کو
نشانہ پر لگا دیتی اور کہتی کہ فلانے حرف کے کاغذ پر نشانہ لگاؤ
یہہ اوسی کاغذ پر پہچان کر نشانہ لگایا کرتے اور اب انکو کاغذون
پر نشانہ لگانے کی اسقدر مشق اور لیاقت حاصل ہوئی کہ بے تکلف
اون حرفون کو پڑھ لیتے جب اسقدر استعداد اونکو حاصل ہوگئی
تب چندروتی نے چار کتابین اپنے ہاتھ سے لکھین اور اون کتابون
مین تیراندازون کا حال اور تیر کمان کی تعریف درج کی اور راجہ
سے کہا کہ اب آپ چار کمانین بہت تحفہ اور نادر جن مین جواہرات
جڑے ہون اور نہایت خوش قطع ہون طیار کروائیے اور جب ایسی
کمانین طیار ہو جائین تو ان لڑکون کو بلا کر فرمائیے کہ یہہ چار کمانین
بے مثل ہین بہم پہونچائی ہین اور ہر کمان کے ساتھہ ایک ایک کتاب
بھی لکھ دیجئے اور اونسے کہیئے کہ جو شخص تم مین سے اس کتاب کو

پڑھے وہ کمان لے لے الغرض راجہ نے بموجب کہنے چندر وتی کے اوسی طرح کی کمانین بنوائین اور اپنے چارون لڑکون کو بلاکر فرمایا کہ دیکھو یہہ چار کمانین ہین اور ہر کمان کے ساتھہ کتاب ہی جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ کمان اوٹھالے یہہ لڑکے سب حیران ہوے کہ ہم ان کتابون کو کیونکہ پڑھ سکین کیے ہمکو تو کچھ علم نہین ہی یہہ سوچ کر خاموش ہو رہے تب چندر وتی نے ان سے کہا کہ صاحبو کیون گھبراتے ہو اور متحیر ہوتے ہو دیکھو ان کتابون مین وہی حروف ہین کہ جو تمھاری کمانون پر لکھے ہین اور تمنے انھین حرفون پر ہمیشہ نشانہ لگایا ہے ذرا غور سے دیکھو تمکو خود معلوم ہو جائینگے جب اون لڑکون نے اون کتابون کو کھولا اور غور کیا تو وہی حروف تھے جو اونکو یاد ہوگئے تھے بس غور کرکے وہ سب اون کتابون کو اچھی طرح سے پڑھنے لگے تب راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا اور اپنے بیٹون سے کہا کہ اب تم محنت اور مشقت اختیار کرو اور اس عودت سے آورعلم حاصل کرو تو مین تمھارے لیئے اور

کما نین اِن سے بھی اچھی اچھی بہم پہونچاؤنگا راجہ کی اِس ترغیب
دلانے سے وہ چارون لڑکے تحصیل علم مین مشغول ہوئے
اور چند روز مین استعداد لکھنے پڑہنے کی حاصل کی تب
اوس راجہ نے چندروپی کو بہت سامان و اسباب دیا اور ایک
گانون بھی مرحمت فرمایا چنانچہ چندروپی یہہ سب مال و متاع
لیکر مرفہ الحال اپنے گھر آئی اور اوس گانون کا انتظام کیا
اے بہن پیاری اگر تو اوسکی دانشمندی اور فکر رسا کا حال سنے
تو بڑا تعجب کرے چنانچہ ایک شخص نے بہت سا اپنا مال ایک
صراف کو بطور امانت سپرد کیا اور آپ سفر کو گیا جب سفر سے
پھر آیا تو اوس صراف سے اپنا مال طلب کیا وہ منکر ہو گیا
اور کہنے لگا کہ تو کون ہی مین تجھکو نہین پہچانتا تو نے کب
اپنا مال میرے سپرد کیا تھا تیرا دعوی محض بہتان اور دغا
بازی ہی غرض کہ آپس مین تکرار ہونے لگی اور آخر کو نوبت
اس جھگڑے کی چندروپی تک پہونچی اوسنے مالک مال
کو بلایا اور اوس سے کہا کہ تو یہہ حال کسی سے بیان نکر اور

ہرگز زبان پر نہ لا کہ فلانا صراف میرا مال نہین دیتا ہی مین تیرے
مال کے ملنے کی ایک تدبیر کرتی ہون اللہ چاہے گا تو مال تیرا
تجھکو ملجائیگا دوسرے دن چندروتی نے اوس صراف کو بُلا کر
کہا کہ آج کل میرے پاس کام کی بڑی کثرت ہی اور مجھسے اکیلے
سب کامون کا انجام بخوبی نہین ہوسکتا ہی اسواسطے مین چاہتی
ہون کہ تجھکو اپنا نائب کرون مین نے سُنا ہی کہ تو بڑا ایماندار
ہی اور بہت ہوشیاری اور دانشمندی سے سب کامون کا انصرام
کرتا ہی اور امانت مین خیانت نہین کرتا صراف یہہ بات سُنکر
بہت خوش ہوا اور بولا کہ بہت خوب آپ کا فرمانا بسر و چشم
قبول ہی جب وہ اپنے گھر چلا گیا تب چندروتی نے مالک
مال کو بُلا کر کہا کہ آج تو صراف کے پاس جا اور اپنا مال طلب کر یقین
ہی کہ آج تیرا مال وہ صراف حوالہ کریگا وہ شخص بموجب ہدایت
چندروتی کے اوس صراف کے پاس گیا صراف نے اوسکو
دیکھتے ہی کہا کہ بھائی آؤ تمھارا دعوی سچ ہی مین تمھارا
مال ایک جگہہ رکھکر بھول گیا تھا کل رات کو مجھے یاد آیا

تو اپنا مال سب سمجھا ؤ اور وہ مال اوسکا اپنے گھر سے لا کر اوس شخص کے حوالہ کیا وہ اپنا مال لیکر اپنے گھر آیا اور چندروتی کی مہربانی اور عنایت کا شکر ادا کیا اور یہہ دانائی چندروتی کی سب مین مشہور ہوگئی بعد اسکے اوس صراف نے نہایت کی طمع سے چندروتی کے پاس آمد ورفت شروع کی بعد دو چار روز کے چندروتی سے کہا کہ آج مین بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوئی تھی وہان کے اہل دربار نے تیری ایمانداری اور نیک نیتی بادشاہ سے بیان کی بادشاہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو کوئی عہدہ دیا چاہئے سو اب یقین ہی کہ تجھکو بادشاہ کی سرکار سے کوئی بڑا عہدہ عنایت ہوگا تجھکو لازم ہی کہ دربار بادشاہی مین جایا کرے پس اوسکو اس ابلہ فریبی سے خوش کر کے رخصت کیا *

اے بہن یا ربتی یہہ قصے جو مین نے بیان کیئے اون عورتون کے تھے کہ جو مجھسے ملاقات رکھتی ہین اور ابتک موجود ہین اب مین ایک قصہ اور نیا تجکو سناتی ہون کہ مین نے ایک کتاب

مین لکھا دیکھا ہی سُن کہ ایک شہر مین کوئی سوداگر تھا بڑا
مالدار ہر طرح کا اسباب تجارت اوسکے کارخانہ مین موجود دولت
اوسکی خزانہ قارون سے ہم پلہ تھی سواے ایک لڑکی
کے اور اولاد اوسکے نہ تھی اس سبب سے اوسکو نہایت عزیز
رکھتا تھا اوس لڑکی کو پڑھنے لکھنے کا بڑا شوق تھا اور
تحصیل علم مین بہت محنت اور مشقت کیا کرتی تھی ہر چند باپ
اوسکا اوس سے کہا کرتا تھا کہ تجھکو علم حاصل کرنے کی کیا حاجت
ہی اور تو اپنے کو اسقدر کیون تکلیف مین رکھتی ہی اللہ نے اسقدر
دولت اور مال عطا کیا ہی کہ چار پشت تک کفایت کریگا
مگر وہ اوس کے کہنے پر خیال نہین کرتی تھی اور بدستور اوس
شغل مین مصروف رہتی جب اوسکو علم اچھی طرح سے حاصل ہوگیا
تو اوسکو شوق تصویر کھینچنے کا پیدا ہوا بہت سے مصور تیز
دست کامل ہنر کہ تصویر کھینچنے مین مانی اور بہزاد کو اونکا ادنی
شاگرد سمجھتے تھے نوکر رکھے اور اون سے تصویر کھینچنا
سیکھا چونکہ اس لڑکی کی طبیعت سب فنون مین نہایت

مناسب واقع ہوئی تھی اور ذہانت اور دانشمندی خدا داد
تھی چند روز مین تصویر کھینچنے مین کمال حاصل ہوا اور اپنے
اوستادون سے سبقت لیگئی اسنے سیکڑون تصویرین
اپنی اور اپنے مان باپ کی کھینچکر اور انکو رنگ آمیزی اور
آراستگی سے طیار کر کے اپنے مکان مین لگائین اسکے باپ کا یہہ
دستور تھا کہ اسباب تجارت کا اور ملکون مین لیجاتا تھا اور
وہان فروخت کر کے اور نفع تمام حاصل کر کے اپنے وطن
کو معاودت کرتا تھا اور زیادہ چھہ مہینے سے سفر مین نرہتا
تھا چونکہ اس سوداگر کا شہرۂ مالداری جابجا پھیلا تھا ایک
ٹھگ چورون نے ارادہ کیا کہ اگر اس سوداگر کے یہان
چوری کیجاے تو بیشبہ بہت سا مال ہاتھہ آئے یہہ
قصد مصمم کر کے روانہ ہوئے اور اس شہر مین پہونچکر
مکان مین ٹھہر کر منتظر موقع کے ہوئے جب انکو معلوم ہوا
کہ سوداگر سفر کو گیا ہی تو ایک رات اوسکے گھر کے قریب
جاکر کسی ترکیب سے گھر کے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ اوسکی مان

الگ ایک دالان مین سوتی ہی اور لڑکی اوسکی دوسرے
دالان مین یہہ چور اوس لڑکی کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ
ایک لڑکی حور کی صورت زیور جڑاؤ قیمتی پہنے ہوئے سو رہی
ہی ان مین سے ایک شخص کے خیال مین گذرا کہ اس لڑکی
کو مع زیور یہان سے لیچلا چاہیئے اس چور کے ایک لڑکا تھا
اوسے منظور ہوا کہ اسکو اوسکے ساتھہ بیاہ دونگا اس بات پر
کی صلاح ٹھیری تب اوسکو بیہوشی کی دوا سونگھا کے بجنسہ
اوٹھا لیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے شہر مین
لے آئے وہان پہونچکر اسکو ہوش آیا دیکھا کہ ظالمون کے
پنجہ مین گرفتار ہوئی اور اپنے شہر و دیار اور مان باپ سے
چھوٹ گئی متحیر ہوکر مبتلاے غم و الم ہوئی چونکہ اوس بلا سے
نجات پانا اختیار مین نہ تھا ناچار صبر کرکے مشیت قضا
پر راضی ہوئی اور اللہ کے فضل و کرم سے امیدوار رہی کہ وہ
کریم کارساز ہی کوئی صورت رہائی کی نکال دیگا غرض کہ یہہ
چار و ناچار وہان رہی جب اسکا باپ سفر سے پھر آیا اور اپنی

لڑکی کو نہ پایا نہایت مضطر ہوا اور ہرچند جستجو اور تلاش کی
کہین اوسکا سراغ نہ لگا رات دن اوسکی یاد مین رویا کرتا کھانا
پینا حرام ہوگیا چونکہ یہہ شخص خلیق اور نیک طینت تھا سب
لوگ اوس شہر کے اس سے راضی اور خوشنود تھے اور حاکم بھی
اسکے حال پر بہت التفات اور مہربانی کرتا تھا اوسکو بھی اس
بات کا ملال تھا اور چاہتا تھا کہ کسی شکل سے اوسکا پتا لگے تو
مین اوسکے لانے مین کوشش کرون ان چورون کے ہمسائے
مین ایک شخص رہتا تھا نہایت مفلس اور محتاج اوسکی لڑکی اور
جورو اکثر اسکے پاس آیا کرتی تھی اور یہہ اونکو کبھی کبھی کچھہ دیدیا
کرتی تھی اور اونکی تکلیف اور فاقہ کشی پر بہت افسوس کھاتی اور یہہ
اس فکر مین رہتی تھی کہ جب میرا باپ سفر سے پھر آئے تو اوسکو
کسی تدبیر سے اپنے حال کی اطلاع کرون جب اسنے اوسکے
سفر کے جانے اور پھر آنے کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ اب وہ آیا
ہوگا تب ایک روز اسنے اوس شخص کی جورو سے کہا کہ مین تمھارے
افلاس اور محتاجی پر نہایت تاسف کرتی ہون اور چاہتی ہون

کہ تمھارے واسطے کوئی صورت فلاح کی ظہور مین آئے سو مین
نے ایک تدبیر سوچی ہی کہ اوس مین تمھاری بھلائی ہی اور وہ
یہہ ہی کہ فلانے شہر مین ایک سوداگر رہتا ہی اوسکو تصویرون
کا بہت شوق ہی ہزارون تصویرین اوسنے اپنے یہان جمع کی
ہین رات دن اونکا تماشا دیکھا کرتا ہی اور مرد سخی ہی جو کوئی
شخص اوسکے پاس تصویر لیجاتا ہی بہت رغبت سے خرید کرتا ہی سو
مین تمکو دو تصویرین دیتی ہون اپنے باپ کو کہو کہ وہان لیجاے
مگر یہہ بات کسی سے بیان نکرے اور اپنے جانے کی کسیکو
خبر نکرے اور مین ایک عرضی بھی تمھاری طرف سے لکھدونگی
کہ تمھاری محتاجی پر وہ رحم کہاکے سواے قیمت تصویرون
کے کچھہ اور بھی دیگا وہ اس بات کو سنکے بہت خوش ہوئین اور
کہا کہ یہہ تمھارا بڑا احسان ہوگا اور ہم ہرگز کسی سے یہہ بات
زبان پر نہ لائینگے جب وہ اس بات پر مستعد ہوئین تب اوسنے
دو تصویرین ایک اپنی اور ایک اپنے باپ کی بہت اچھی طرح سے
کھینچین اور ایک نقشہ اوس مکان کا بھی جس مین رہتی تھی کھینچا

اور ایک کاغذ پر اپنا حال بھی مفصل لکھکر اونکے حوالہ کیا وہ
شخص تصویرین اور کاغذ لیکر سب سے چھپا کر اوس شہر
کیطرف روانہ ہوا اور وہان پہونچکر اوس سوداگر سے ملاقات
کی اور تصویرین دکھائین وہ یہہ تصویرین دیکھکر پہلے تو بہت
رویا اور بعد اسکے کہ اوسکا پتا لگا مطمئن ہوا اور اوس شخص کو
قیمت دیکر اور کچھ بھی دیا وہ شخص روپیا پاکر اپنے گھر آیا اور کھانے
پینے کی تکلیف سے رہائی پائی اور اوس لڑکی کی شکر گذاری
کی جب اسکے باپ کو اوسکا حال معلوم ہوا اوسنے حاکم سے جاکر
یہہ کیفیت بیان کی اور وہ خط لڑکی کا دکھایا حاکم نے اوسی روز
فوج کو ہمراہ لیکر اوس شہر کیطرف کوچ کیا اور وہان پہونچکر اون
لوگون کا گھر گھیر کے سب کو گرفتار کیا اور اوس لڑکی کو اپنے ساتھ

پہونچا اور بازار مین جاکر اوسکی دکان پر کھڑا ہوا دیکھا کہ جورو
اسکی مردانہ لباس پہنے ہوئے دکان مین بیٹھی ہی اور بہت
سی تصویرین دیوار مین لگی ہین جب دونون کی آنکھین دوچار ہوئین
اوسنے اوسکو اور اوسنے اسکو پہچانا دونون ملکے خوب روئے

کا کہین لیجاتا تو اسکو بھی اپنے ہمراہ لیجاتا ایک مرتبہ یہہ سوداگر
اسباب سوداگری کا لیکر مع اپنی جورو کے جہاز پر سوار ہوا قضائے
الہی سے وہ جہاز تباہ ہوا اور پاش پاش ہو کر ایک ایک تختہ
جدا ہو گیا ایک تختہ پر یہہ عورت اور ایک تختہ پر وہ سوداگر
دونون تختے اپنی اپنی طرف علحدہ علحدہ بہے بعد دو روز کے
عورت کا تختہ بہتے بہتے کنارے پر لگا یہہ عورت اوس تختے سے
اوتر کر اور سب زیور اپنا اوتار کے مردانہ لباس پہنکر جو شہر کہ
کنارے سے قریب تھا وہان پہونچی اور اوس شہر مین جا کر ایک
دکان لیکر مصوری اختیار کی اور اپنی تصویر اور اپنے شوہر کی
تصویر کھینچکر اور خوب طیار کر کے دکان مین لگائین اور ہر تصویر
کے نیچے اپنا نام اور اپنے شوہر کا نام لکھدیا کہنی سنتی اب اسکی

انسان کی عزت اور توقیر بڑھ جاتی ہی اور لوگ اپنی حاجتین
اس شخص کے پاس لاتے ہین اور منت اور خوشامد کرتے ہین اور
جو شخص کہ بی علم و بے ہنر ہوتا ہی وہ سب کی نظرون مین حقیر
رہتا ہی اور اپنی بے ہنری کے سبب سے محتاجی اور تکلیف

شہر کو روانہ ہوا وہاں پہونچکر ایک دکان میں جو کہ کی سب
تکا دین شوہر اسکا کہ اسکی تلاش مین شہر بشہر پہرتا تھا اتفاقاً
اِس شہر مین آیا بازار مین جو گیا تو دیکھا کہ ایک دکان مین بہت
سی تصویرین لگی ہین یہہ کہڑا ہو کر دیکہنے لگا جب غور سے دیکھا
تو پہچانا کہ ایک تصویر اسکی اور ایک اسکی جورو کی ہی تب اوس شخص سے
پوچھا کہ اے عزیز یہہ تصویرین تجھکو کہان ملین وسنے بیان کیا کہ فلانی
شہر مین ایک مصوّرہ ہی وہ یہہ تصویرین بنا کہ بیچتا ہی مین سوداگر
ہون اوس شہر مین وارد ہوا تھا یہہ تصویرین اوسکی دکان
مین نظر آئین مجھکو بہت پسند ہوئین مین نے خرید لین جب اُسنے
یہہ سُنا تو اسکے دل کو تسکین ہوئی اور اللہ کا شکر کیا کہ وہ
زندہ ہی اور اوس شہر کو روانہ ہوا چلتے چلتے اوس شہر مین
پہونچا اور بازار مین جا کر اوسکی دکان پر کھڑا ہوا دیکھا کہ جورو
اسکی مردانہ لباس پہنے ہوئے دکان مین بیٹھی ہی اور بہت
سی تصویرین دیوار مین لگی ہین جب دونون کی آنکھین دو چار ہوئین
اُسنے اوسکو اور اوسنے اسکو پہچانا دونون ملکے خوب روئے

اور ملاقات ہونے پر سجدہ شکر کا کیا اور بعد دو چار روز کے
اپنے شہر کو روانہ ہوئے اور وطن میں پہونچکر پھر بدستور
اسباب تجارت کا جمع کیا اور عہد کیا کہ اب سفر نکرونگا اسی
شہر میں اسباب سوداگری کا بیچا کرونگا بس اے بہن
پارہتی تو غور کر کہ اس لڑکی نے بدولت اپنے علم و ہنر کے کیسے
کیسے کام کیئے اگر اسکو علم و ہنر نہوتا تو چورون کے پنجہ سے کیونکر
چھوٹتی اور اپنے شوہر سے کیونکر ملتی پس ثابت ہوا کہ ہنر ایسی
شے ہی کہ آدمی کیسی ہی آفت میں مبتلا ہو جاوے آخر کو
اپنے سلیقہ اور دانشمندی سے نجات پا جاتا ہی *

اے صاحبان نکتہ سنج غور کا مقام ہی کہ علم و ہنر کا
حاصل کرنا کتنے بڑے فائدہ کی چیز ہی کہ جس کے سبب سے
انسان کی عزت اور توقیر بڑھ جاتی ہی اور لوگ اپنی حاجتیں
اس شخص کے پاس لاتے ہین اور منت اور خوشامد کرتے ہین اور
جو شخص کہ بے علم و بے ہنر ہوتا ہی وہ سب کی نظرون میں حقیر
رہتا ہی اور اپنی بے ہنری کے سبب سے محتاجی اور تکلیف

مین بسر کرتا ہی پس ہر مرد اور عورت کو واجب ہی کہ پڑہنا لکھنا
اختیار کرین اور علم و ہنر کے حاصل کرنے مین محنت اور مشقت
اوٹھائین کہ اپنے کاروبار دنیوی مین کسیکے محتاج نہوان اور
خاص کر عورتون کے حق مین پڑہنا لکھنا زیادہ تر مفید ہی
کیونکہ اکثر اوقات طبیعت اونکی گہر مین خالی بیٹھے بیٹھے گہبرا
جاتی ہی اگر علم سے بہرہ رکھتی ہونگی تو کتابون کے مطالعہ
اور عجیب قصون کے دیکھنے سے اپنی وحشت تنہائی دفع
کرلنگی سوا اسکے تحریر خطوط اور حالات ضروری مین کسی غیر
شخص کی محتاج نہونگی اور سمجھا چاہئے کہ سب قومون مین عورتون
کے پڑہانے لکھانے کا دستور ہی مگر ہندون کے فرقہ مین
یہہ بات مشہور ہی کہ عورت پڑہنے لکھنے سے بیوہ ہو جاتی
ہی اور یہہ اونکا محض خیال خام ہی سوچنے کی بات ہی کہ جو عورتین
علم سے بہرہ ور ہوتی ہین کیسے کیسے فائدے اوٹھاتی ہین چنانچہ
اونکے قصون سے یہہ امر ظاہر ہی اور سوا آبرو اور حرمت کے
بہت سے منافع اسکی ضمن مین ہین اول تو یہہ کہ عقل اور دانائی

تیز ہو جاتی ہی ہر ایک مطلب کے سمجھنے کی لیاقت بخوبی حاصل
ہو جاتی ہی دوسرے یہہ کہ کوئی بدراہ ورغلا نہین سکتا
اور کسیکے بہکانے سے بدچلن نہین ہو جاتین تیسرے یہہ کہ
اپنے گھر کا انتظام بہت ہوشیاری اور سلیقے سے کرتی ہین
کہ اونکا خاوند اونسے راضی اور خوشنود رہتا ہی چوتھا بڑا فائدہ
یہہ ہی کہ اگر عورت خود پڑھی ہوگی تو اپنی اولاد کے پڑھانے
لکھانے مین بہت کوشش اور سعی کریگی کہ جاہل اور بے
علم نرہ جائین اور جو عورتین کہ علم سے محروم ہین وہ اپنی اولاد
کو تحصیل علم کیواسطے بہت تاکید اور سخت گیری نہین کرتین بلکہ
اگر دوسرے کا لڑکا مکتب مین جاتا ہوگا اور اوستاد اوسپر تاکید شدید
کرتا ہوگا تو اوسکی ماں سے معلم کی شکایت کرکے اوس مکتب کے
بھیجنے سے باز رکھین گی اور وہ بیوقوف بھی اپنی نادانی سے
اوسکی باتون مین آکر اوس گمراہ کے کہنے پر عمل کرتی ہی اور
حماقت سے یہہ نہین سمجھتی کہ اس محنت اور تاکید کا ثمرہ
آخر کو عیش و آرام ہی خدا تعالی ہر شخص کو جہالت

کی بلا سے محفوظ رکھے اور علم و ہنر کے تحصیل کی
توفیق عطا فرمائے کہ دین اور دنیا کی بہتری مقصود
ہی *

تمت

